بزمِ ابنائے حقانیہ

انتخاب مولانا قاضی فضل دیان صاحب فاضل دارالعلوم حقانیہ
ناظم تعلیم القرآن عمرزئی

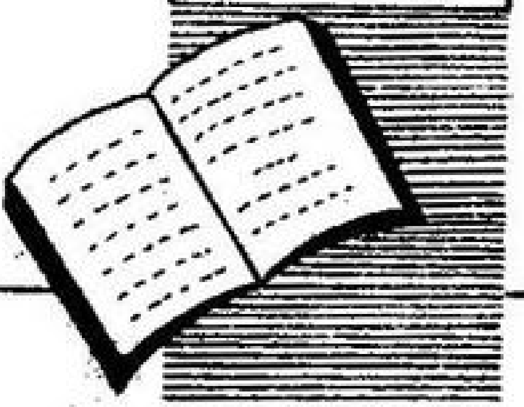

حاصلِ مطالعہ

عظمتِ حدیث

عبداللہ ابن مبارکؒ کی چشم دید شہادت ہے کہ " امام مالکؒ ہم لوگوں کو حدیث پڑھا رہے تھے۔ بچھو نے جو ان کے کپڑوں میں کسی طرح گھس گیا تھا، سولہ مرتبہ ڈنگ مارا۔ امام مالکؒ کا چہرہ ہر بار متغیر ہوکر زرد پڑجاتا لیکن حدیث جسطرح بیان کر رہے تھے بیان کرتے رہے۔ درمیان میں یہ سلسلہ منقطع نہ کیا۔ جب درس ختم ہوگیا اور طلباء ادھر اُدھر ہوگئے تو میں نے عرض کیا کہ آج آپ کا کیا حال ہو رہا تھا؟ فرمایا کہ بچھو نے سولہ ڈنگ مارے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے احترام کی وجہ سے میں چپ بیٹھا رہا "

خارے وطن از سنبل وریحان خوشتر

افلاطون نے جمہوریت پر جو کتاب لکھی ہے اس میں یونان کی نہایت تعریف کی ہے۔ اور لکھا ہے کہ یہاں کے لوگوں کو تمام دنیا کی بنسبت علوم عقلیہ سے خاص مناسبت ہے۔ ابن رشد نے اس کتاب کی شرح میں اپنے وطن اسپین کو بھی یونان کا ہم پایہ قرار دیا ہے۔ جالینوس کا قول تھا کہ دنیا میں سب سے عمدہ آب وہوا یونان کی ہے۔ ابن رشد نے کتاب الکلیات میں برخلاف اس کے دعویٰ کیا کہ اس فخر کا مستحق یونان نہیں، بلکہ قرطبہ ہے۔ ایک دفعہ منصور کے دربار میں ابن زہر اپنے وطن اشبیلیہ کو ترجیح دیتا تھا۔

ابن رشد نے کہا اشبیلیہ میں جب کوئی عالم مرجاتا ہے۔ اور اس کے کتب خانے کے فروخت کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ تو کتب خانہ کو قرطبہ لانا پڑتا ہے۔ کیونکہ اشبیلیہ میں ان چیزوں کو کوئی پوچھتا نہیں۔ لیکن قرطبہ میں جب کوئی ڈوم مرتا ہے۔ تو اس کے آلاتِ موسیقی اشبیلیہ میں جاکر فروخت ہوتے ہیں۔ ان واقعات سے دونوں شہروں کی فضیلت کا اندازہ ہوسکتا ہے۔

فخر و ناز کی ایک جھلک

ایک دفعہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! آپ کو مجھ سے زیادہ محبت ہے یا

فاطمہ سے ؛ حضرت علیؓ کا یہ سوال محض اس فخر و ناز کے باعث تھا جو انہیں رسول اللہ پر تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا۔ "فاطمہؓ مجھے تم سے زیادہ محبوب ہے۔ اور تم مجھے فاطمہؓ سے زیادہ عزیز ہو"

شرعی احترام ایک بار ایران کا سفیر بادشاہ دہلی کے پاس آیا۔ مرزا بیدل کا صوفیانہ کلام پڑھ کر لوگ اسکو قطب سمجھتے تھے۔ بادشاہ کے دربار میں سفیر ایران آیا تو مرزا کا تعارف بھی کرایا گیا۔ ڈاڑھی خشخشی تھی۔ پوچھا۔ "آغا ریش می تراشی ؟ مرزا نے کہا۔ "ریشم می تراشم ولیکن دل کسے نمی خراشم" سفیر نے جواب دیا۔ "بلے دلِ رسول اللہ می خراشی" مرزا صاحب کمال تھے، غلطی معلوم ہوئی تو سر نیچا کر لیا۔ گھر گئے اور تین دن تک شرمندگی سے باہر نہ آئے۔

کیمیا حرص و آز کے وہ بندے۔ دنیا کی محبت اور مال و منال کی خواہش جن کے قلب میں لبس رچ گئی ہے، رات دن دنیا کے حصول میں سرکھپاتے رہتے ہیں۔ اور پھر بھی تقدیر میں جو کچھ لکھ دیا گیا ہے اس سے زیادہ نہیں پاتے۔ دنیا کی یہی محبت ان کو کیمیا بنانے کی راہ دکھاتی ہے۔ صبح و شام اسی فکر میں غلطاں "بس ایک آنچ کی کمی رہ گئی" کی دردسری میں مبتلا، حالانکہ نہیں سمجھتے کہ اسی آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر خدا کے کچھ ایسے بے نیاز بندے بھی چل پھر رہے ہیں، جن کے پاس بظاہر کچھ بھی نہیں اور سب کچھ ہے۔ اُن کے لعابِ دہن میں بھی یہ اثر ہے کہ اگر کہیں پڑ جائے تو اسکو بھی زرِ خالص بناتے ہوئے نکل جائے۔ شیخ المحدیث دہلوی نے سلطان جلال الدین قریشی کے متعلق لکھا ہے کہ ایک روز ان کی مجلس میں کسی شخص نے کیمیا کا ذکر کر دیا۔ شیخ نے از راہِ حقارت فرمایا کہ "تف بر عمل کیمیا" یہ کہتے ہوئے کچھ لعاب بھی منہ سے نکلا اور سامنے ایک پیتل کی تھالی پر جا پڑا، تھوک کا اس تھالی پر گرنا تھا کہ وہ فوراً ہی خالص سونا بن گئی (اخبار الاخیار ص۲۳۵) واقعی انہیں لوگوں کی صحبت کیمیا اثر ہے، جن کے یہاں پہنچ کر صحبت کی کیمیا اثری پہلے ہی مرحلہ میں اس طرح ظاہر ہو جاتی ہے، کہ دنیا کی محبت قلب کے ریشہ ریشہ سے نکل جاتی ہے۔ اور انسان اسی دنیا میں راحت و سکون کی جنت میں خود کو محسوس کرنے لگتا ہے۔

خواب کے اقسام امام محمد بن سیرینؒ نے فرمایا ہے کہ خواب تین طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک تو حدیثِ نفس دل کے خیالات۔ دوسرے تخویف شیطان۔ تیسرے مبشراتِ خداوندی۔ اس تقسیم سے ظاہر ہے کہ خواب کے تمام اقسام صحیح اور قابلِ تعبیر نہیں ہوتے بلکہ تعبیر اور اعتبار کے لائق خواب کی وہی قسم ہے۔ جو حق تعالیٰ کیطرف سے بشارت و اعلام ہو، حدیثِ نفس کی مثال یہ ہے۔ کہ کوئی شخص ایک کام یا حرفہ کرتا ہے۔ وہ خواب میں عموماً وہی چیزیں دیکھے گا جن میں دن بھر منہمک رہتا ہے۔ یا کوئی عاشق محرومِ الوصال جو ہر وقت اپنے محبوب کے خیال میں مستغرق رہتا ہے۔ وہ خواب میں بھی اسی کو دیکھتا ہے۔ سچا خواب حق تعالیٰ کیطرف سے اسلئے دکھایا جاتا ہے کہ بندہ محظوظ ہو اور طلب حق و محبت میں زیادہ سرگرم ہو ایسا خواب قابلِ تعبیر ہے۔ اور اس پر بڑے بڑے اہم نتائج مرتب ہوتے ہیں۔